دم توڑتے NHS کو آکسیجن کی ضرورت ہے

تحریر: سہیل احمد لون

یورپ میں جرمنی اور برطانیہ تارکین وطن کے لیے اس لحاظ سے سب سے پسندیدہ مقام تصور کیا جاتا ہے کیونکہ ان ممالک میں تارکین وطن کو بہت سہولتیں اور مراعات ملتی ہیں۔ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ یونان، اٹلی اور سپین وغیرہ میں جب لوگوں کو پاسپورٹ مل جاتا ہے تو وہاں سے جرمنی یا برطانیہ نقل مکانی کر لیتے ہیں۔ گزشتہ ایک دہائی میں جرمن چانسلر انجیلیکا میرکل کی مہربانی سے یورپ اور برطانیہ میں سب سے زیادہ تارکین وطن جرمنی میں آئے ہیں۔ مگر وہاں ہاؤسنگ اور ہیلتھ کے معیار کو وہ فرق نہیں پڑا جتنا برطانیہ متاثر ہوا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ برطانوی سیاستدانوں نے گزشتہ انتخابات میں بریگزٹ پر ریفرنڈم کروانے کا وعدہ کیا تھا جس سے انہوں نے عوام کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی تھی کہ برطانیہ میں مشرقی یورپ سے آنے والوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے NHS نیشنل ہیلتھ سروس بری طرح متاثر ہوئی ہے مریضوں کی تعداد میں اضافہ اور فنڈز کی کمی کیساتھ ساتھ میڈیکل سٹاف اور ڈاکٹرز کی بھی کمی سے مریضوں کو معیاری طبی سہولتیں میسر نہیں آرہیں اگر بریگزٹ کامیاب ہو جائے تو NHS سے مریضوں کا اضافی بوجھ بھی کم ہوگا اور جو پیسہ یورپی یونین برسلز میں میں دینا پڑتا ہے وہ NHS پر لگا کر اس کے معیار کو بہتر کریں گے۔ لوگ سیاسی بہکاوے میں آ گئے اور بریگزٹ کے حق میں اکثریتی ووٹ دے دیا جس کے بعد برطانوی معیشت زوال کی طرف جارہی ہے اور برطانوی وزیر اعظم اب تک بریگزٹ پر کوئی خاطر خواہ ڈیل کرنے میں ناکامی کی وجہ سے شدید تنقید کا نشانہ بن رہی ہیں۔ اس وقت برطانیہ میں کثیر تعداد یورپین اور ایشیائی خطے سے تعلق رکھنے والے میڈیکل سٹاف اور ڈاکٹرز کی ہے اس کے باوجود یہاں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی بہت کمی ہے اگر بریگزٹ کے بعد غیر ملکی خصوصاً یورپی ممالک سے آئے ہوئے لوگ جاب چھوڑ کر اپنے ممالک واپس چلے جائیں تو یہاں پر NHS کے حالات کیا ہونگے؟ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر گزشتہ ڈیڑھ دہائی سے برطانیہ نے امریکہ کا ساتھ دیکر کافی پیسہ جنگ وجدل کی نذر کر دیا جس کی وجہ سے NHS پر زیادہ فنڈز نہیں لگائے گئے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کمی کی وجہ سے طبی عملے کو زیادہ لمبی شفٹوں میں کام کرنا پڑتا ہے۔ مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور لمبی شفٹوں میں کام کی وجہ سے علاج معالجے کی سہولیات بہت غیر معیاری ہوتی جارہی ہیں۔ گزشتہ پانچ برس میں ایسے مریض جن کو آپریشن کے لیے اٹھارہ ہفتوں سے زیادہ انتظار کرنا پڑا انکی تعداد تین گنا بڑھ گئی۔ پانچ میں ایک مریض جسے کینسر تشخیص کیا گیا ہے اسکا علاج شروع کرنے میں انتظار کا دورانیہ دو ماہ سے زائد ہے۔ گزشتہ برس ہسپتال کی انتظامیہ کی طرف سے Appointments کینسل کرنے کی تعداد 9 ملین سے تجاوز کر گئی جو گزشتہ پانچ برسوں کے مقابلے میں تین گنا ہے۔ NHS ڈیجیٹل ڈیٹا کے اعداد و شمار کے مطابق Appointments کینسل کرنے میں North West Boroughs سرفہرست ہے جس نے 2017/18 میں 11,525 کینسل کیں جو ٹوٹل Appointments کا 25.4 فیصد بنتا ہے۔ دوسرے نمبر پر آنے والا ادارہ Yeovil District Hospital ہے جس نے گزشتہ برس 76,485 کینسلیشن کیں جو ٹوٹل Appointments کا 24.4 فیصد بنتا

ہے۔ Appointments کینسل کرنے میں تیسرے نمبر پر North Staffordshire Combined ہے جس کی تعداد 8,385 ہے جو ٹوٹل Appointments کا 22.2 فیصد بنتا ہے۔ چوتھے نمبر پر Nottinghamshire ہے جہاں 17,835 کینسلیشن ہوئیں جو ٹوٹل Appointments کا 22.1 فیصد بنتا ہے۔ پانچویں نمبر پر Kent and Medway NHS and Social Care Partnership ہے جس نے 11,575 کینسلیشن کیں جو ٹوٹل Appointments کا 21.7 فیصد بنتا ہے۔ ظاہر ہے جب اتنی تعداد میں Appointments کینسل کیں جائیں گی تو مریض کو علاج یا تشخیص کے لیے لمبے عرصے تک انتظار کرنے پڑے گا جس کے نتیجے میں بیماری مزید بڑھتی ہے اور عملے کے نامناسب حالات کی وجہ سے تشخیص اور علاج کا مرحلہ بھی بری طرح متاثر ہوتا ہے جس سے مریضوں کو علاج یا تشخیص غیر معیاری ملتی ہے اور وہ شدید کرب میں زندگی گزارتے ہیں یا محکمانہ غفلت کی وجہ سے مرجاتے ہیں۔ ایسی صورت میں جن لوگوں کو قانون قاعدے اور اپنے حقوق کا معلوم ہوتا وہ NHS پر کیس کرکے ہرجانہ بھی وصول کرتے ہیں۔ NHS Resolution کے اعداد وشمار کے مطابق گزشتہ پانچ برس میں محکمانہ غفلت کی بنا پر مریض یا اسکے لواحقین کو ہرجانہ دینے کی تعداد میں بھی دوگنا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ سرکاری اعداوشمار کے مطابق 2013/14 میں NHS پر ہرجانے کے 1406 کیسز فائل ہوئے جس کیوجہ سے NHS کو £327 ملین ادا کرنا پڑے۔ 2014/15 میں یہ تعداد 1375 تھی اور ہرجانے کی رقم £379 ملین تھی۔ 2015/16 میں NHS پر 1560 کیسز ہوئے اور £394 ملین ہرجانہ ادا کرنا پڑا۔ 2016/17 میں 1806 کیسز پر £459 ملین ہرجانہ ادا کیا گیا۔ 2017/18 میں کیسز مزید بڑھ گئے جن کی تعداد 1789 ہوگئی اور NHS کو £655 ملین ہرجانہ ادا کرنا پڑا۔ یہ اعداد وشمار مزید خوفناک بھی ہوسکتے تھے مگر برطانیہ میں مقیم کثیر تعداد ہرجانے کے چکروں میں پڑنے سے کتراتی ہے یا ان کو اس طریقہ کار کا مکمل علم نہیں ہوتا۔ NHS کے اپنے اعداد وشمار کے مطابق گزشتہ پانچ برسوں میں ایسے مریضوں کی تعداد 182,046 سے 562,981 ہوگئی ہے جن کو آپریشن یا علاج کے لیے اٹھارہ ہفتے سے زائد انتظار کی زحمت اٹھانا پڑی۔ اس وقت ویٹنگ لسٹ میں مریضوں کی تعداد 4.2 ملین ہے جو مارچ 2014ء میں 2.91 ملین تھی۔ ایسے مریض جن کو کینسر کا خدشہ ظاہر کیا گیا انکا علاج شروع کرنے میں دو ہفتے سے زائد وقت لگا ایسے مریضوں کی تعداد بھی بہت بڑھ گئی ہے۔ مارچ 2014ء میں جن مریضوں کو ارجنٹ کلاس میں رکھا گیا تھا مگر اس کے باوجود انہیں دو ہفتے سے زائد انتظار کرنا پڑا انکی تعداد 5,696 جو مارچ 2019ء میں بڑھ کر 16,049 ہوگئی۔ تازہ ترین اعداد وشمار کے مطابق 20 فیصد ایسے مریض جن کو کینسر تشخیص کیا گیا ہے انکو علاج شروع کروانے کے لیے دوماہ انتظار کے کرب سے گزرنا پڑا۔ مارچ 2014ء میں انکی تعداد 1,132 تھی جو مارچ 2019ء میں 2,666 تک پہنچ گئی NHS کے پلان کے مطابق اگلے سال تک ایسے مریض جن کو کینسر کا خدشہ ظاہر جائے یا جن کو ارجنٹ کلاس میں رکھا جائے گا انکے علاج یا مکمل تشخیص وار ہفتوں میں ممکن بنائی جائے گی۔ ہاؤسنگ کی طرح برطانیہ میں طبی سہولیات کا مسئلہ بھی گزشتہ دو دہائیوں میں عدم توجہ کا شکار رہا۔ اس میں Lack of Political Will and Vision کا عنصر بھی کارفرما ہے۔ برطانیہ میں کام کرنے والی سماجی تنظیمیں اس وقت NHS کے معیار کو بہتر کرنے پر کافی دباؤ ڈال رہیں ہیں۔ آئندہ انتخابی مہم میں ہائسنگ کے ساتھ

ساتھ طبی سہولتوں بہتر بنانے کا پلان منشور میں ٹاپ لسٹ پر ہو گا جو ایک بہت بڑا چیلنج ہو گا۔ NHS کی موجودہ صورت حال دیکھ کر ضرورت اس بات کی ہے کہ ہنگامی بنیادوں پر NHS کا علاج کیا جائے کیونکہ مریض کو صحت مند کرنے کے لیے NHS کا توانا ہونا بھی بنیادی شرط ہے۔ دم توڑتے NHS کو فی الفور آکسیجن کی ضرورت ہے ورنہ ہر طرف زندگی دم توڑتی نظر آئے گی۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔ سرے

sohailloun@gmail.com

19-05-2019